بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

آغازِ سفر

گزشتہ چند برسوں سے سوویت یونین کے اندر تبدیلی کا جو عمل جاری تھا، وہ بالآخر نہ صرف اشتراکی آئیڈیالوجی کی داعی اور نگہبان سوویت یونین کی شکست وریخت پر منتج ہوا ہے بلکہ سوویت یونین کے حوالے سے پہچان رکھنے والا پورا بلاک تاریخی تبدیلیوں سے گزر رہا ہے۔ رواں مرحلے پر یہ پیش گوئی کرنا تو مشکل ہے کہ سوویت یونین کے خاتمے پر وجود میں آنے والی "آزاد ریاستوں" کی سیاست و معیشت کیا حتمی شکل اختیار کرے گی یا ان "آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ" اجتماعی طور پر کیا کردار ادا کرے گی تاہم دو باتیں یقین سے کہی جا سکتی ہیں اول یہ کہ تبدیلی کا عمل جاری ہے اور ہر ریاست میں باہم مخالف قوتوں کا ٹکراؤ ناگزیر ہے۔ دوم یہ کہ وہ نظام سیاست و معیشت واپس نہیں آسکتا جس سے موجودہ عدم اطمینان اور خلفشار نے جنم لیا ہے۔

(سابق سوویت یونین کی پندرہ آزاد ریاستوں میں سے قد کاٹھ اور وسائل کے اعتبار سے اہم ترین حیثیت "فیڈریشن آف رشیا" کو حاصل ہے جو سابق سوویت یونین کے ۷۶.۲ فیصد رقبے پر محیط ہے۔ تقریباً پندرہ کروڑ آبادی کی یہ ریاست بڑی مقدار میں قدرتی وسائل کی مالک ہے۔ ۱۹۹۱ء کے اعداد و شمار کے مطابق سابق سوویت یونین کی کل قومی آمدنی میں صرف اس ایک ریاست کا حصہ ۶۵ فیصد تھا) جہاں تک روایتی اور نیوکلیائی اسلحے کا تعلق ہے، آج کی واحد سپر پاور — ریاست ہائے متحدہ امریکہ — سے کسی صورت میں یہ کم تر نہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ دنیا کے نقشے سے سابق سوویت یونین کے محو ہو جانے کے باوجود فیڈریشن آف رشیا میں وہ اکثر ضروری خصائص موجود ہیں جو کسی ریاست کو سپر پاور بننے میں مدد دیتے ہیں۔ فیڈریشن آف رشیا کے ان ہی خصائص نے اسے سابق سوویت یونین کے جانشین تسلیم کیے جانے میں مدد دی ہے۔

تاہم "فیڈریشن آف رشیا" میں سب اچھا بھی نہیں۔ اس میں ماضی کے سوویت نظام کے تحت ۵۵ خطے (Regions) اور ۱۶ "خود مختار جمہوریتیں" ہیں جن کی اپنی اپنی پارلیمنٹیں ہیں اور انہیں قانون سازی کے محدود اختیارات بھی حاصل ہیں۔ سوویت یونین کے سقوط کے بعد ان سب نے مزید اختیارات کا مطالبہ کیا ہے اور بعض نے خود مختاری کی جگہ "کامل آزادی" کی خواہش پیدا کر لی ہے۔ جس

طرح سابق سوویت یونین کی اکائیوں نے سوویت دستور کو ماننے سے انکار کر دیا تھا، اسی طرح فیڈریشن آف رشیا کی کئی جمہوریتوں نے روسی قوانین کو ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ کریمیا کے تاتار، جرمن اور کوسک بھی اس راہ پر چل رہے ہیں۔ فیڈریشن آف رشیا ابھرتی ہوئی قومیت پرستی کو دبانے میں کس حد کامیاب ہوتی ہے، یہی اس کے مستقبل کا فیصلہ کرے گا۔ تاہم مسلم آبادی کے حوالے سے بھی فیڈریشن آف رشیا اہمیت کی حامل ہے۔

سابق سوویت یونین کی چھ ریاستیں آبادی کے حوالے سے مسلمان ریاستوں کے زمرے میں آتی ہیں اور ان ریاستوں کے سربراہوں، اہل الرائے اور عوام نے ستر سال تک امت مسلمہ سے الگ تھلگ رکھے جانے کے باوجود ایک حد تک اس امر کا اظہار کیا ہے کہ وہ "امت مسلمہ" کا حصہ ہیں۔ اسی طرح مسلم ممالک اور بالخصوص ترکی، ایران، پاکستان اور سعودی عرب نے گرمجوشی سے جواب دیا ہے۔

مذکورہ بالا پس منظر میں پوری دنیائے اسلام کے ساتھ پاکستان کے عوام سابق سوویت یونین کی مسلمان ریاستوں اور مسلمانوں کے بارے میں بہت کچھ جاننا چاہتے ہیں۔ اس احساس کے پیشِ نظر انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، اسلام آباد نے زیر نظر جریدے کا اجراء کیا ہے۔

جریدے کے نام میں شامل "وسطی ایشیا" کی اصطلاح کے بارے میں واضح رہے کہ اہل علم اور اربابِ سیاست "وسطی ایشیا" کی جغرافیائی حد بندی پر باہم متفق نہیں۔ بعض اہل علم کے ہاں "وسطی ایشیا" ترکستان کے مترادف ہے۔ کچھ دوسرے اہل علم "وسطی ایشیا" میں ترکستان کے ساتھ قفقاز کو بھی شامل کرتے ہیں تاہم دورِ جدید کے علمی اور تحقیقی اداروں نے وسطی ایشیا کی جغرافیائی حد بندیاں طے کرتے ہوئے ترکی، ایران، افغانستان، سنکیانگ (عوامی جمہوریہ چین) اور سابق سوویت یونین کی مسلم جمہوریتوں کو اس میں شامل کیا ہے۔

"وسطی ایشیا کے مسلمان" کا دائرۂ اطلاعات و تحقیقات مؤخرالذکر تعریف کے مطابق ہے تاہم حالیہ تبدیلیوں کے حوالے سے سابق سوویت یونین کی مسلم ریاستوں کے بارے میں مضامین، اطلاعات اور تجزیوں کو نسبتاً زیادہ اہمیت حاصل رہے گی۔

"وسطی ایشیا کے مسلمان" کے زیر نظر شمارے میں موضوع سے متعلق مفکر پاکستان علامہ اقبال کے خیالات کو ایک مقالے میں یکجا کیا گیا ہے۔ اسی مضمون میں مفکرِ پاکستان کے ایک خط کا تذکرہ ہے جس میں انہوں نے سید سلیمان ندوی کے ایک مقالہ "علمائے روس" کی تعریف کی ہے۔ مناسب سمجھا گیا کہ اپنے قارئین کے لئے یہ مقالہ بھی "معارف" (اعظم گڑھ) کی فائل سے لے لیا جائے۔ مقالے کو لکھے ہوئے ستر سال کا عرصہ بیت گیا ہے۔ اس وقت جب یہ مقالہ لکھا جا رہا تھا مفتی عالم جان بارودی کے

بارے میں اہل برصغیر کو مکمل معلومات دستیاب نہ تھیں مگر اب ان کے بارے میں ترکی اور انگریزی زبانوں میں جامع کتب اور مقالات شائع ہوچکے ہیں۔ ان شاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ "وسطی ایشیا کے مسلمان" کی کسی آئندہ اشاعت میں ان کے بارے میں ایک مقالہ شامل کیا جائے۔

اسلامی شناخت اور مسلم دنیا کے حوالے سے دو مختصر تجزیاتی رپورٹیں بھی زیرِ نظر شمارے میں شامل ہیں۔ گزشتہ دو برس کے عرصے میں پاکستان کے اخبارات اور رسائل وجرائد نے سابق سوویت یونین کی آزاد مسلم ریاستوں کے بارے میں تسلسل سے لکھا ہے جس میں ایک حد تک تکرار کا احساس ہوتا ہے مگر وسطی ایشیا پر مستقل بالذات تالیفات کم ہی سامنے آئی ہیں۔ اس سلسلے میں شائع ہونے والی ایک روسی اور یک اردو کتاب کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کی گئی ہے۔